بچے کا نام تمیم رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے، میں اس کا نام "تمیم" رکھنا چاہتا ہوں، تو مجھے یہ بتائیں کہ "تمیم" کا معنیٰ کیا ہے؟ اور کیا میں اپنے بیٹے کا یہ نام رکھ سکتا ہوں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

لفظِ "تمیم" کا معنیٰ ہے: مضبوط۔ پورے قد و قامت والا۔ "لہذا آپ اپنے بچے کا یہ نام رکھ سکتے ہیں، بلکہ یہ نام رکھنا مستحب ہے کیونکہ تمیم کثیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا نام ہے مثلاً حضرت تمیم بن اوس، حضرت تمیم بن اسید وغیرہما؛ اور احادیث طیبہ میں ہمیں اچھے اور نیک لوگوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، نیز امید ہے کہ نیک لوگوں کی برکتیں بچے کے شامل حال ہوں گی۔

المنجد میں ہے "التمیم: مضبوط۔ پورے قد و قامت والا۔" (المنجد، صفحہ 89، مطبوعہ: لاہور)

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموا بخیارکم" ترجمہ: اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث: 2328، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ میں تمیم نام کے متعدد صحابہ کرام کا تذکرہ موجود ہے، جن میں سے چند یہاں مذکور ہیں: "تمیم بن اسید۔۔۔ تمیم بن اوس۔۔۔ تمیم بن حارث۔۔۔ تمیم بن حجر الاسلمی" (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد1، صفحہ487 تا 489، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4494

تاریخ اجراء: 09 جمادی الاخریٰ 1447ھ / 01 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net